

احرام میں مچھلی اور ٹڈی کا شکار

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ.

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹڈی صید البحر (بحری شکار کے حکم) میں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَصَبْنَا صِرْمًا مِنْ جَرَادٍ فَكَانَ رَجُلٌ مِّنَّا يَضْرِبُ بِسَوْطِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ هَذَا لَا يَصْلُحُ فذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ.

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہمیں ٹڈی کا ایک جھنڈ ملا۔ ہم میں سے ایک شخص انھیں کوڑے سے مارنے لگا، جبکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھا۔ اسے لوگوں نے بتایا کہ احرام میں ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ اس بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ تو بس دریائی شکار کے حکم میں ہے۔

ترجمے کے حواشی

۱۔ ان روایتوں کا مطلب یہ ہے کہ اگر حاجی یا عمرہ کرنے والا حالت احرام میں ٹڈی کو پکڑے اور کاٹ کر کھالے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے، کیونکہ ٹڈی کے شکار کا حکم وہی ہے جو دریائی جانور کے شکار کا حکم ہے۔ قرآن مجید میں حالت احرام میں صید البحر (پانی کے جانوروں کا شکار) اور اس کے کھانے کو حلال کیا گیا ہے (المائدہ ۵: ۹۶)۔ چنانچہ یہ روایتیں یہ کہہ رہی ہیں کہ خشکی کے ایک جانور ٹڈی کو پانی کے جانوروں کی طرح سمجھا جائے۔ یہ بات بظاہر درست نہیں لگتی کہ اللہ نے خشکی کے شکار کو حالت احرام میں حرام کیا ہے، جبکہ یہ روایتیں اسے حلال کر رہی ہیں۔ علما کے ایک گروہ نے انھیں ضعیف ہونے کی بنا پر بنائے استدلال نہیں بنایا، لیکن ایک گروہ نے ان کی توجیہات کی ہیں، جن میں سے چند معروف درج ذیل ہیں:

۱۔ چونکہ ٹڈی اور مچھلی دونوں 'میتة' (مردار) کے حکم میں ایک ہیں، اس لیے صید کے حکم میں بھی مشترک ہوں گی۔ (مرقاۃ المفاتیح ۵/۵۹۷)

ب۔ 'الْجَرَادُ نَثْرَةُ الْحُوتِ'؛ 'ٹڈی مچھلی کی چھینک ہے' (شرح الزرقانی ۲/۴۷۳)۔ یہ کیڑوں کی طرح مچھلی سے پیدا ہوتی ہے (مرقاۃ المفاتیح ۵/۵۹۷)۔ اس لیے ان کا حکم بھی ایک جیسا ہوگا۔ یہ الفاظ کہ 'الْجَرَادُ نَثْرَةُ الْحُوتِ' (ٹڈی مچھلی کی چھینک ہے) سنن ابن ماجہ، رقم ۳۲۲۱ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے بیان ہوئے ہیں، یہ روایت، ان شاء اللہ، ہم الگ سے زیر بحث لائیں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ زیر بحث کوئی ٹڈی اسی طرح پانی سے پیدا ہوتی ہو، جس طرح مچھر کا انڈا تمام مراحل پانی کے اندر گزارتا ہے۔ حالانکہ وہ خشکی کا جانور ہے، لیکن میری معلومات کی حد تک، جراد (locust) کے مراحل پیدائش اور نمو میں پانی کا دخل محض نمی کی حد تک ہی ہے۔ اسی طرح یہ بات بھی ثابت نہیں ہے کہ وہ مچھلی کے جسم میں کہیں نمو پاتی ہے، اور چھینکنے سے باہر آ جاتی ہے۔

چھینکنے کا عمل اس جملے میں صاف محسوس ہوتا ہے کہ بطور تشبیہ آیا ہے۔ بڑی مچھلیوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ پانی کو جب منہ سے نکالتی ہیں تو ایک تیز پھواری فضا میں پھیل جاتی ہے۔ ٹڈی دل کے پھیلنے کی صورت بھی ایسی ہی ہے۔ اس صورت کی بنا پر یہ تشبیہ دی گئی ہے۔ ٹڈی دل کے حملے کے وقت ایسے ہی لگتا ہے کہ جیسے ٹڈیاں زور سے دھکیلی گئی ہیں۔ جیسے ان کو ایک طرف سے چھینکا گیا ہو۔

ج۔ یہ دونوں تذکیہ کی محتاج نہیں ہیں، اس لیے دونوں کا حکم صید کے معاملے میں بھی ایک ہوگا (فیض القدير

د۔ جراد (ٹڈی) کی دو قسمیں ہیں: ایک بڑی اور ایک بھری، دونوں کے لیے الگ الگ حکم ہوگا۔ بھری میں کفارہ

نہیں ہے اور بڑی میں کفارہ ہوگا۔ (مرقاۃ المفاتیح ۵/۵۹۷)

آخری رائے سب سے زیادہ محکم اور واضح نظر آتی ہے، لیکن اس موضوع کی تمام روایات جمع کرنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ روایتوں میں زیر بحث ٹڈی بڑی ہے نہ کہ بھری۔ ہمارے خیال میں اصل سوال یہ ہے کہ بڑی و بھری، دونوں طرح کے شکار میں کیا فرق ہے؟ کیا وجہ ہے کہ سمندری جانور مارنا حالت احرام میں جائز ہے اور خشکی کا جانور مارنا حرام۔ ظاہر ہے، دونوں طرح کے جانوروں میں زندگی موجود ہے، اس لیے کیا صید میں جانور کی جان لینا وجہ حرمت نہیں ہے؟ کیونکہ اگر جان لے لینا وجہ حرمت ہوتا تو سمندری شکار میں بھی تو جان لی جا رہی ہے، پھر وہ کیوں ناجائز نہیں ہے۔ اگر جان لینا ہی منع ہے تو پھر یقیناً یہ ماننا پڑے گا کہ ان دونوں کی جان لینے یا جان کی نوعیت میں کوئی جوہری فرق ہے، جس کی وجہ سے ایک حرام قرار دی گئی اور دوسری حلال، ایک فرق تو دم مسفوح ہے، وہ بڑی جانوروں میں جان لیتے وقت بہتا ہے اور بھری میں نہیں اور یہی معاملہ ٹڈی کا ہے۔ اس کے حوت کے حکم کے تحت آنے کی شاید یہی وجہ ہو۔ بہر حال، یہ روایتیں ضعیف ہیں، ان سے کسی قسم کا حکم واجب نہیں ہوتا، اور ان کا ظاہر قرآن کی صریح نص کے خلاف ہے۔ قرآن مجید میں بڑی اور بھری شکار کے لیے احکام ان الفاظ میں آئے ہیں:

”اے ایمان والو، حالت احرام میں شکار نہ مارو، اور تم میں سے جس نے اس حالت میں عمدہ شکار کیا، تو اسے بدلے میں ویسا ہی جانور چوپایوں میں سے دینا ہوگا، جیسا اس نے مارا ہے، جس کے بارے میں (صحیح متبادل ہونے کا) فیصلہ دو معتبر قسم کے آدمی کریں گے، اور یہ ہدی کے طور پر کعبہ تک پہنچے گا یا کفارہ دینا ہوگا مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے رکھنے ہوں گے تاکہ وہ اپنے کیے کا وبال کچھے۔ جو ہو چکا اللہ نے اسے معاف کیا، لیکن اب جو کرے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا، اور اللہ سب سے طاقت ور اور انتقام والا ہے۔ تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا حلال رکھا گیا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ أَوْ عَدْلٌ ذَلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ. أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرْمًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ.

(المائدہ ۵: ۹۵-۹۶) ہے۔ تمہارے اور قافلوں کے زاد راہ کے لیے اور خشکی

کا شکار، البتہ تمہارے لیے حرام ہے جب تک کہ تم

حالت احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو، جس کے پاس تم

سب اکٹھے کیے جاؤ گے۔“

متن کے حواشی

۱۔ یہ روایت سنن ابی داؤد، رقم ۱۸۵۳ میں وارد ہوئی ہے، یہ اپنی سند میں ضعیف ہے۔ اس لیے اس سے حکم اخذ نہیں کیا جائے گا۔ ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت درج ذیل مقامات پر بھی آئی ہے۔ سنن ابی داؤد، رقم ۱۸۵۵؛ سنن البیہقی الکبریٰ، رقم ۹۷۹۵۔

۲۔ یہ روایت سنن ابی داؤد، رقم ۱۸۵۴ ہے۔ یہ بھی ضعیف ہے، مگر مختلف مضمون کی ہے، اس لیے اسے یہاں نقل کرنا فائدے سے خالی نہیں ہے۔ یہی واقعہ کچھ مختلف الفاظ میں یوں بھی آیا ہے: 'كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا وَقَالَ عَفَّانُ فَاسْتَقْبَلَنَا رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُنَّ بِعَصِينَا وَسِيَّاطِنَا وَنَقْتُلُهُنَّ وَأُسْقِطُ فِي إِلَدَيْنَا فَقُلْنَا: مَا نَصْنَعُ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِصَيْدِ الْبُحْرِ'۔ مسند احمد، رقم ۸۰۴۶، ۸۷۵۰، ۸۸۵۸، ۹۲۶۵؛ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۲۲۲؛ سنن الترمذی، رقم ۸۵۰؛ سنن ابی داؤد، رقم ۱۸۵۳، ۱۸۵۴؛ سنن البیہقی الکبریٰ، رقم ۹۷۹۶۔

(ہم کسی حج و عمرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہماری طرف ٹڈیاں اور عفان کے الفاظ میں ٹڈی دل ہماری طرف بڑھا، ہم انھیں لکڑیوں اور کوڑوں سے مارنے لگے، ہم انھیں مار رہے تھے اور وہ ہمارے ہاتھوں میں آ پڑیں تو یکا یک ہمیں خیال ہوا کہ یہ ہم کیا کر رہے ہیں، ہم تو احرام میں ہیں، پھر ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: بحری شکار میں کچھ حرج نہیں ہے۔) مسند احمد کی یہ روایت رقم ۸۸۵۸ 'لَا بَأْسَ' کے الفاظ پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس میں 'بِصَيْدِ الْبُحْرِ' کے الفاظ نہیں ہیں۔ یہ روایت قرآن کی تصریح کے مطابق ہے۔ اس لیے کہ ان اصحاب نے خطا سے ٹڈیوں کو مارا تھا اور قرآن میں یہ بات واضح الفاظ میں موجود ہے کہ خطا پر کفارہ واجب نہ ہوگا، مذکورہ بالا آیت کے یہ الفاظ اسی پر دلالت کر رہے ہیں کہ 'وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا' (اور تم میں سے جس نے عمدًا

شکار مارا)، ان الفاظ سے واضح ہے کہ خطا سے ایسا کرنے والے کے بارے میں کفارے کا حکم نہیں ہے، اس لیے یہ بات درست ہے کہ ایسا کرنے میں کوئی کفارہ عائد نہیں ہوا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com